

مولانا محمد علی جوہرؒ کا انتقال اور اسلام

سوال: مولانا محمد علی جوہرؒ نے گول میز کانفرنس میں اعلان کیا تھا کہ وہ "غلام" ہندوستان میں واپس جانے کے لیے تیار نہیں ہیں اور پھیران کا انتقال ہو گیا تھا۔ اس واقعہ کی کچھ تفصیل بیان فرمادیں۔

☆ محمد عبدالرؤف، راولپنڈی

جواب: برطانوی حکومت نے سن ۱۹۳۱ء میں ہندوستانی لیڈروں کی گول میز کانفرنس لندن میں طلب کی تھی جس کا مقصد آئینی اصلاحات کے بارے میں اتفاق رائے حاصل کرنا تھا۔ کانگریس جمعیت علماء ہند اور مجلس احرار اسلام نے گول میز کانفرنس کے بائیکاٹ کا اعلان کیا جبکہ جمعیت علماء ہند کے کچھ حضرات نے کانپور میں اجلاس کر کے ایک الگ گروپ قائم کیا اور کانفرنس میں شرکت کا فیصلہ کیا۔ اس گروپ کو جمعیت علماء کانپور اور مؤتمر اسلامی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور مولانا محمد علی جوہرؒ اسی کے مائندہ کے طور پر لندن کی گول میز کانفرنس میں شریک ہوئے تھے۔ کانفرنس ۱۲ نومبر ۱۹۳۰ء کو شروع ہوئی اور مولانا جوہرؒ نے ۱۹ نومبر کو کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یہ تاریخی اعلان کیا تھا کہ میں آزادی کا پروانہ لیے بغیر اب ہندوستان واپس نہیں جاؤں گا۔ چنانچہ کانفرنس کے فوراً بعد وہ بیار پڑ گئے اور ۴ جنوری ۱۹۳۱ء کو ان کا انتقال ہو گیا۔ مولانا محمد علی جوہرؒ کو ان کی وصیت کے مطابق بیت المقدس کے قبرستان میں دفن کیا گیا جہاں بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام کے مزارات ہیں اور سننے میں آیا ہے کہ مولانا جوہرؒ کی قبر سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں میں ہے۔

مغرب کا وقت کتنی ہے؟

سوال: نماز مغرب کا وقت عذوب آفتاب کے بعد کب تک ہوتا ہے؟ ذوالفقار علی لاہوری

جواب: عذوب آفتاب کے بعد افق پر سرخی پھیلتی ہے جسے شفق احر کہتے ہیں۔ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ سرخی ختم ہونے تک مغرب کا وقت رہتا ہے اس کے بعد نہیں جبکہ امام ابوحنیفہؒ کا ارشاد ہے کہ سرخی کے بعد جو سفیدی کی لکیر افق پر چھپاتی ہے اس کے ختم ہونے تک مغرب کا وقت باقی رہتا ہے اس لیے احتیاط اس میں ہے کہ مغرب کی نماز سرخی ختم ہونے سے پہلے